

2018

URDU LETTER WRITING, PRECIS WRITING, COMPOSITION AND TRANSLATION

Time Allowed—3 Hours

Full Marks—200

If the questions attempted are in excess of the prescribed number, only the questions attempted first up to the prescribed number shall be valued and the remaining ignored.

The figures in the margin indicate marks for each questions.

All questions carry equal marks.

1. Write a letter from the following topics to the editor of an Urdu newspaper in 150 words. Write X, Y, Z instead of your name. 40

(الف) ہندوستان میں جمہوریت کی بقا و تحفظ کا مسئلہ
(ب) ماحولیاتی آلودگی ملک کی ترقی میں رکاوٹ ہے
(ج) صحت مند معاشرہ کی تکمیل میں خواتین کا کردار

2. Draft a report on the following topic in 200 words. 40

جدید ٹیکنالوجی کی دنیا میں اردو کی ترقی کے امکانات

3. Write a precis of the following passage in Urdu. (Use special sheet provided for this purpose) 40

درج ذیل اقتباس کی تلخیص پیش کیجئے (تلخیص کے لئے مہیا شدہ کاغذ کا استعمال کیجئے)

۱۸۵۷ء کا ہنگامہ جسے انگریز مورخ غدر کہہ کر پکارتے ہیں کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن سے انگریزوں نے اس ملک پر پاؤں جمائے تھے اسی دن سے تحریک آزادی کی چنگاریاں بھی سلگنے لگی تھیں۔ مسلمانوں کے دل سے طبعاً اغیار کی حکومت کے برخلاف جذبہ کارنگ چوکھا تھا۔ کیونکہ انگریزوں نے ان ہی کی عظمت کے خوابوں پر اپنی بنائے مملکت استوار کی تھی۔ بہر حال ۱۸۵۷ء ملک پر گہرے اور دیرپا اثرات پیدا کر کے رفع ہو گیا جن دنوں تحریک آزادی عروج پر تھی ان ہی دنوں انگریزوں نے یہ کہنا شروع کیا تھا کہ جب تک مسلمانوں کے رہے سبے اقتدار کو ملیاٹ نہیں کر دیا جائے گا انگریزی حکومت کی بنیادیں استوار نہیں ہوں گی۔

تحریک آزادی کے فروغ ہونے کے بعد انگریزوں کی نئی حکمت عملی کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے۔ مسلمان امیروں اور جاگیرداروں کی راجہ میں ختم کر دی گئیں۔ مسلمانوں کو چین کر تہ تیغ کیا گیا۔ ملک میں مسلمانوں کی حکومت کی آخری علامت یعنی بہادر شاہ ظفر کو گولن بھیج دیا گیا۔ اور صحیح معنوں میں ہندوستان میں فرنگی عملداری قائم ہو گئی۔ مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک مقام تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ سیاسی طور پر پکے جا رہے تھے۔ دوسرے یہ کہ اقتصادی طور پر بھی ان کو بے حال بنانے کی کوششیں جاری تھیں۔ اس وقت سرسید احمد خاں نے ہندوستانی مسلمانوں کی ایسے اسلوب سے رہنمائی کی بایک و شاید۔ سرسید نے بجا طور پر محسوس کر لیا تھا کہ انگریز اس موقع پر ہر اس تحریک کو سختی سے کچل دیں گے جس میں کسی خاص عنصر کی امیزش ہو یا جو مسلمانوں کے سیاسی شعور کو بیدار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس لئے سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کے بچے کچھ ذوق عملی کا رخ موڑ کر ایک نئی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ جس کے حیرت انگیز اثرات رونما ہونے والے تھے۔ اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ انگریزی کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر حملہ کیا جائے۔ اور اس حملے کی رفتار ایسی ہو کہ جب تک کاری اور مہلک ضرب لگانے کا مقام نہ آئے اس وقت تک انگریز خطرے کی گونیت سے بالکل باخبر نہ ہونے پائیں۔

سرسید احمد خاں نے اس حملے کے مقدمات پر قرار دیئے:-

- (۱) مسلمانوں کو انگریزی تعلیم اور انگریزی علوم و فنون سے باخبر کیا جائے تاکہ وہ مغرب کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو کامیابی سے روک سکیں۔
- (۲) مسلمانوں کے دل میں اپنی تمدنی اور ثقافتی عظمت کا احساس پیدا کیا جائے تاکہ وہ اپنی کھوئی ہوئی جرات کو دوبارہ حاصل کرنے میں کوشاں ہوں۔
- (۳) تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کے سیاسی شعور کو آہستہ آہستہ ایسی ارتقاء یافتہ شکل دی جائے کہ وہ انگریز کی حکومت کا جو آہستہ آہستہ اپنے کندھوں سے اتار پھینکیں۔

سرسید احمد خاں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے طبعاً ادب کا وسیلہ ڈھونڈا اور رفتہ رفتہ انھوں نے اپنے ارد گرد ایسے لوگوں کو متنبہ کر لیا جو ہر طرح ان کے محرم راز تھے۔ انہیں لوگوں نے تخلیقات ادب کے ذریعے آہستہ آہستہ وہ چنگاریاں سلگائیں جن کو شعلے بن کر بر عظیم ہندوستان کا پانی پلیٹ میں لینا تھا۔ سرسید احمد خاں کا منصوبہ کتنا منظم تھا۔ اس کا اندازہ صرف اس سے ہو سکتا ہے کہ آزادی کی جدوجہد کے اب تک جتنے شمشے چھوئے ہیں ان کا ماخذ منبع انہی لوگوں کی تحریریں تھیں جو سرسید کے رفقاء تھے۔

4. Read the following text carefully and write the answers of the questions.

ذیل متن کو غور سے پڑھئے اور نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔

”نور الدین شاعری کی محبوب ترین صنف ہے۔ جو ہر دور میں سرتاج سخن رہی ہے۔ اپنے ابتدائی دور میں غزل کا محور حسن کے کرشمے، عشق کے سحر و جادو کے شکوے، وصل کی شادمانیاں، رقیب کی روسیاہیاں وغیرہ ہیں۔ قلی قطب شاہ نے اس صنف کے توسط سے اپنے درد دل کی آمیزش ساتھ ساتھ ہی ان کی زبانوں میں حالی اور حکومت کے زوال کا پردہ اس طرح چاک کیا کہ ان کی غزل دل آوری کا مرثیہ بن گئی۔ سودا غزل کی وساطت سے ان کی انیمیت، مردانہ تیور، پُر شکوہ، باوقار اور بلند آہنگ الفاظ کے ساتھ اپنے عہد کے انتشار سے برسرِ پیکار کو اپنے جویہ اور مدیحہ قصائد نیز

شہر آشوبوں میں پیش کرتے رہے۔ درد نے اسی صنف میں تصوف کے رموز و نکات کی نشر و تعبیر پیش کی۔ لکھنؤ کے شعراء نے غزل میں انسانیت اور ہوس کے موضوع کو مختلف پہلوؤں سے پیش کیا۔ غالب کے نظموں اور ان کی جمالیاتی شخصیت کے آئینے میں مذکورہ صنف حیات و کائنات کے گہرے مسائل سے متعلق سوالات قائم کرنے کی بھی اہل نظر آئی۔ اس طرح غالب نے غزل کو اور بھی وسعت بخشی۔ اقبال نے اس صنف سخن کے توسط سے سوئی ہوئی قوم کو عروج و ترقی اور خود اعتمادی و خود اوری کے بستر سکھائے۔ اسی طرح غزل میں مختلف جذبات و احساسات کے اظہار کے علاوہ زندگی کے دوسرے مسائل، افراد کے ذہنی رویے، عصری زندگی کی گھٹن، اقدار کی شکست، ورہیت، رشتوں کی پامالی، مشینی زندگی کی لعنتیں، بے سستی، بے تعلقی، داخلی فکر، کرب و اضطراب، بے چہرگی، خوف، تنہائی، بے بسی، ناامیدی کی انفیات میلان و رجحان کی حساس داخلی ترجمانی جدید غزل کا موضوع بن گئی۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت اور ضرورت کے تقاضے کے پیش نظر اردو غزل نے اپنے دامن کو وسیع کیا، اور زندگی کے گوناگوں موضوعات و مسائل کی ترجمانی کی۔ معاشرتی و تمدنی مسائل سے لے کر فلسفیانہ موضوعات، تصوف کے رموز و نکات، سیاسی شعبدہ بازیوں غرض تمام موضوعات کی ترجمانی اپنے مخصوص سانچے میں ڈھال کر بڑی خوبی کے ساتھ کی۔ لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اپنے مزاج اور اپنی مخصوص شناخت کو غزل نے کبھی نہیں چھوڑا۔ اس کی زمزیت اور ایمانیت بدستور قائم رہی۔ جو اس کا سب سے بڑا حسن ہے اور جس سے شعر کی معنویت میں تنوع اور بزرگی پیدا ہوتی ہے۔“

۱۔ غزل کے مزاج اور اس کی مخصوص شناخت کی نشاندہی کیجئے۔

۲۔ دبستان دہلی اور لکھنؤ کی غزل گوئی کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالئے۔

۳۔ جدید غزل کے بنیادی محرکات کیا ہیں؟

۴۔ ”اردو غزل نے حسن و عشق کی ترجمانی کے ساتھ زندگی کے گوناگوں مسائل کو بھی پیش کیا ہے“ اس نظریے کی وضاحت کیجئے۔

5. Translate into Urdu:

One day Sir Isaac Newton went out of his room leaving on the table a heap of papers containing his long research on the theory of light. There was on the floor of the room lying his pet dog, diamond. No sooner had he gone then the dog jumped upon the table and upturned the lighted candle and the papers immediately caught fire. Returning after a few minutes Newton found that all his hard labour of twenty years had been reduced to ashes. But the great scientist patted the dog on the head exclaiming, "Oh; Diamond, you don't know what you have done!"

40